بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
(سورہ یونس/۶۲)

جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی تو میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں

صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث قدسی

شیخ الاسلام، امام، محیی الدین، عالم ربانی

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اور

گیارہویں شریف

2012

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

سورہ یونس/ ۶۲

{جس نے میرے کسی ولی سے عداوت کی تو میں اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتا ہوں}

صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث قدسی

شیخ الاسلام، امام، محیی الدین، عالم ربانی

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اور

گیارہویں شریف

شعبہ تحقیق و تصنیف

مسجد رحمانیہ، اے سی گارڈ، حیدرآباد۔

الحمد للہ رب العالمین' والصلاۃ والسلام علی رسولہ الأمین' أما بعد :

فہرست موضوعات

باب چہارم

گیارہویں میں بارہ سے زیادہ...

پیش لفظ

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ چھٹی صدی ہجری کے جلیل القدر علماء اور نامور اولیاء میں سے ہیں، جو درحقیقت کسی تعریف وتعارف کے محتاج نہیں، چونکہ اس مصروف ترین دنیا میں دین پر عمل کرنے والے اکثر لوگ سنی سنائی باتوں کو تحقیق وتوثیق کے بغیر بآسانی تسلیم کر لیتے ہیں، اور بعض عظیم شخصیات کے بارے میں غلط تاثرات قائم کر لیتے ہیں چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مثالی شخصیت وعظیم الشان سیرت، توحید وسنت پر مشتمل لائق تحسین ارشادات وہدایات، اور گیارہویں شریف میں ہونی والی رسومات وغیرہ کو شرعی نقطہ نظر سے حوالہ قرطاس کیا گیا ہے جن سے عامۃ الناس، طلباء، خطباء وعلماء بھی ان شاء اللہ مستفید ہو سکتے ہیں۔

رب کریم کا احسان عظیم ہے کہ اس پرفتن دور میں بھی مسلمانوں میں عمومی ومجموعی طور پر تدین غالب ہے، لیکن دین کی صحیح فہم کا فقدان، معتبر نصوص ودلائل کا بحران، تعصب ونفس پرستی کا میلان، باطل تاویلات کا رجحان، اور تلبیس شیطان وغیرہ ایسے اسباب ہیں جو انسان کو ہدایت سے دور اور گمراہی وضلالت پر مجبور کر دیتے ہیں، لہذا دین سے متعلق ہر کام کو فہم سلف (صحابہ وتابعین/ خیر القرون کی دینی سمجھ) کی روشنی میں کتاب وسنت میں تلاش کریں، اور پھر اس پر عمل کریں۔ واللہ ولي التوفیق۔

عظمتِ اولیاء

قرآن وحدیث میں اولیاء اللہ کی بڑی عظمت‘ قدر ومنزلت اور فضیلت بیان کی گئی ہے‘ جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا : أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ [1]

خبردار! اولیاء اللہ (اللہ کے دوستوں) کو (مستقبل کی زندگی کا) کوئی ڈر نہیں‘ اور نہ ہی وہ (اپنی گزشتہ زندگی کے بارے میں) غمگین رہتے ہیں‘ (یہ وہ لوگ ہیں) جو ایمان لائے اور تقوی (فرائض کی انجام دہی اور گناہوں سے پرہیز) اختیار کیا کرتے تھے‘ ان کے لیے دنیوی زندگی میں اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے‘ اللہ تعالی کی باتوں میں کچھ فرق ہوا نہیں کرتا‘ یہ تو بڑی کامیابی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے لیے دنیوی زندگی میں بشارت نیک خواب ہیں‘ اور آخرت کی زندگی میں بشارت جنت ہے [2]۔

عربی زبان میں لفظ ولی قریب ترین شخص‘ رشتہ دار‘ دوست‘ محبوب‘ اور مددگار وغیرہ جیسے معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے‘ جب کہ شریعت میں اولیاء اللہ‘ اللہ تعالی کا علم رکھنے والوں‘ پابندی کے ساتھ اللہ کی اطاعت کرنے والوں‘ صرف اللہ کی عبادت کرنے والوں [3]‘ (عمومی طور پر) دین کی سمجھ اور دینی علم رکھنے والوں [4]‘ (خصوصی طور پر) قرآن وحدیث پر عمل کرنے والوں [5] کو کہتے ہیں‘ جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے [6]‘ جو محض اللہ کی خاطر آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں‘ جو بروز قیامت نور کے منبروں پر رونق افروز ہوں گے‘ جس کی وجہ سے چہروں

---

(۱) سورہ یونس/ ۶۲-۶۴۔ (۲) مسند احمد بروایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بسند صحیح لغیرہ۔ (۳) فتح الباری‘ ج/ ۶‘ ص/ ۸۴‘ بقول ابن حجر رحمہ اللہ طبعہ دار المعرفة للطباعة والنشر۔ (۴) الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي بقول امام ابوحنیفہ وامام شافعی رحمہما اللہ‘ اثر نمبر/ ۱۳۷-۱۳۸۔ (۵) شرف أصحاب الحديث للخطيب البغدادي بقول امام خلیل بن احمد الفراہیدی رحمہ اللہ‘ اثر نمبر/ ۹۶۔ (۶) المعجم الكبير للطبراني بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما بسند حسن۔

اور کپڑوں سے نور جھلکے گا' جو قیامت کے ہولناک دن اطمئنان سے ہوں گے' بلکہ ان پر انبیاء وشہداء کو بھی رشک ہوگا(۱)' جو دنیا میں نمازی(۲)' تنہائی میں (بھی) اللہ کے اطاعت گزار' اور لوگوں میں غیر معروف ہوں گے(۳)۔

اللہ تعالی کی سو رحمتیں ہیں' جن میں سے ایک رحمت کو زمین والوں کے درمیان تقسیم کیا ہے' تو یہ ایک رحمت ان کے لیے کافی ہوگئ' جب کہ ننانوے رحمتوں کو اپنے اولیاء کے لیے اٹھا کر رکھا ہے' اور اللہ تعالی زمین والوں کے درمیان تقسیم کردہ ایک رحمت کو بھی ان ننانوے رحمتوں کے ساتھ ضم کردیں گے' اور انھیں قیامت کے دن اپنے اولیاء کے لیے سو رحمتیں مکمل کردیں گے(۴)۔

جس نے اللہ کے کسی بھی ولی سے خصومت وعداوت رکھی(۵)' (عزت دینے کے بجائے) ذلیل کیا(۶)' ان کی توہین کرتے ہوئے انھیں حقیر سمجھا(۷)' اور انھیں (کسی بھی طرح کی) اذیت وتکلیف دی(۸) تو اللہ تعالی اس کے ساتھ جنگ کا اعلان کرچکے ہیں۔

اولیاء اللہ سے متعلق کتاب وسنت اور سلف امت کے بیان سے معلوم ہوا کہ سب سے اول وافضل اولیاء : انبیاء' خلفاء' صحابہ اور ان کے عقیدہ ومنہج (دین پر عمل کے طریقہ) کو اختیار کرنے کے بعد اسی کے مطابق دین کو سمجھنے اور دین پر عمل کرنے والے ہیں جن کے اندر ایمان وتقوی ہوتا ہے' اس کے برخلاف جو افراد کفریہ کام' شرکیہ اعمال' اور بدعت کے کاموں میں مبتلا ہیں' یا دل کی نماز کے بہانہ درحقیقت بے نمازی ہیں' یا علاج کے بہانہ اجنبی عورتوں کے ساتھ بے پردگی وتنہائی اختیار کرتے ہوئے ان کے جسم کو چھوتے ہیں' یا جو برہنہ رہتے ہیں وہ اللہ کے ولی نہیں ہوسکتے ہیں کیونکہ اللہ کے ولی ہونے کے لیے عقیدہ کی اصلاح یعنی ایمان اور ایمان کے ساتھ عمل وکردار کی اصلاح یعنی تقوی ضروری ہے(۹)۔

---

(۱) مسند احمد بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بسند صحیح۔ (۲) مستدرک حاکم بروایت عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ بسند صحیح۔ (۳) جامع الترمذی بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' اس حدیث کو بعض اہل علم جیسے امام ترمذی والبانی رحمہا اللہ نے حسن قرار دیا ہے جب کہ بعض نے اس پر کلام کیا ہے۔ (۴) مسند احمد بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بسند صحیح۔ (۵) صحیح بخاری بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (۶) مسند احمد بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (۷) مسند الشہاب للقضاعی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (۸) مسند ابی یعلی الموصلی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (۹) سورہ یونس/ ۶۲ - ۶۴

کرامت اور ایک وضاحت

کرامت : ایسے کام کو کہتے ہیں جسے عام طور پر سب نہیں کر سکتے ہیں' جسے پوشیدہ رکھا جاتا ہے' جسے کوئی اور چیز ختم نہیں کر سکتی ہے' جس کے اندر نبوت کا دعوی نہیں ہوتا ہے' جو کسی فرض کو چھوڑنے یا کسی حرام کام کے کرنے کا سبب نہیں بنتا ہے' جسے اللہ تعالی ایمان وتقوی والے بندے کو عطاء کرتے ہیں(۱)۔

اگر کسی کام کو سب کر سکیں تو وہ کرامت نہیں ہوسکتا ہے' اسی طرح اس خلاف عادت کو پوشیدہ رکھنا چاہیے کیونکہ معجزہ اور کرامت میں فرق یہ ہے کہ معجزہ کو بطور للکار ظاہر کیا جاتا ہے جب کہ کرامت کو بطور تواضع صیغہ راز میں رکھا جاتا ہے' بعینہ خلاف معمول کام کا مقابلہ کرتے ہوئے اسے کوئی چیز ختم کر دے تو وہ کرامت نہیں ہوسکتی ہے جیسا کہ جادو وشیطانیت کو کلام اللہ سے ختم کیا جاسکتا ہے' بعینہ خلاف عادت کام میں نبوت کا دعوی ہو تو وہ کرامت نہیں بلکہ معجزہ ہو جائے گا' اور اس طرح کا دعوی انبیاء کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتے ہیں' بعینہ خلاف معمول کام نیک مؤمن کے ذریعہ واقع ہو ورنہ ایمان وتقوی کے بغیر خلاف معمول کام نظر بند' جادو اور شیطانیت ہوتے ہیں۔

واضح رہے کہ اولیاء اللہ کی کرامات کی تصدیق أهل السنة والجماعة کے اصول میں داخل ہے(۲) ' جو کبھی انسان کی ہدایت کا سبب اور ایمان میں اضافہ کی وجہ بن سکتی ہے(۳)۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مثالی شخصیت وعلمی خدمت

ملک عراق میں موجود شہر بغداد سے گزرنے والی نہر دجلہ کے کنارہ ایک بستی ہے جسے

----

(۱) کرامات الأولیاء لأبي الفداء عبد الرقیب الإبي ص/ ۱۲-۱۸ (۲) مجموع فتاوی ابن تیمیہ ج/ ۳' ص/ ۱۵۶' وفتح الباري لابن حجر ج/ ۷' ص/ ۳۸۳' وشرح العقیدة الطحاویة ص/ ۴۹۴-۴۹۲۔
(۳) کرامات الأولیاء ص/ ۹-۸۔

جِیلان، جیل، کیلان، کیل اور کبھی اکیل بھی کہا جاتا ہے(۱) جس کے مشرقی حصہ(۲) یا پچھلے حصہ میں طبرستان واقع ہے(۳) جو (جیلان) فی الوقت بحر قزوین (تہران شہر کے مغربی حصے) کے کنارہ شمالی ایران میں واقع ہے، جس سے مدائن قریب ہے اور بغداد اس کے جنوب میں واقع ہے ہے۔(۴)

جیلان نامی سرسبز وشاداب اور خوشگوار مقام پر، اہل ایمان کے لیے اسوہ ونمونہ اولیاء اللہ میں ممتاز، شہر بغداد کے نامور عالم، جلیل القدر امام وقت، محیی الدین، شیخ الاسلام، ابومحمد **عبدالقادر** الجیلانی یا الجیلی یا الکیلانی الحنبلی بن ابی صالح موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست بن ابی عبداللہ بن عبداللہ بن یحیی الزاہد بن محمد بن داود بن موسی بن عبداللہ بن موسی بن عبداللہ المحض بن الحسن بن المثنی بن الحسن بن علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ۴۷۱ھ م ۱۰۷۷ء یا ۱۰۷۸ء میں ہوئی، جو بہت متدین، رقیق القلب، اور کثرت سے اللہ تعالی کا ذکر کرنے والے تھے، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے کے بعد طلب علم کی غرض سے بغداد کی طرف رخ کیا،(۵) دین متین کی خدمت کے ساتھ اس امام کی وفات حسرت آیات ۸/ ربیع الآخر ہفتہ کی شب ۵۶۱ھ م ۱۱۶۶ء میں ہوئی(۶)۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے وفات کا مکمل دور سارے عالَم اسلام میں علوم وفنون کے عروج کا دور تھا، چنانچہ یہی زمانہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن قُدامۃ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ، امام منذری رحمۃ اللہ علیہ، اور امام ابوشامہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کا زمانہ ہے، بلکہ امام ابن قدامۃ رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر ائمہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں شمار کیے جاتے ہیں جنہوں نے یہ اعتراف کیا کہ یہ امام اپنے زمانہ میں علم وعمل اور افتاء (فتوی دینے) کے اعتبار سے

---

(۱) تبصیر المنتبه بتحریر المشتبه لابن حجر، والنسبة إلى المواضع والبلدان للحمیري، وأحسن التقاسیم في معرفة الأقالیم للمقدسي البشاري، (۲) تعریف بالأماکن الواردة في البدایة والنهایة لابن کثیر (۳) معجم البلدان للحموي (۴) الشیخ عبد القادر الکیلاني رؤیة تأریخیة معاصرة لجمال الدین الفالح الکیلاني (۵) الموسوعة الفقهیة الکویتیة (۶) سِیَر أعلام النبلاء للذهبي ۲۰/۴۵۰-۴۳۹، الطبعة الرابعة، مؤسسة الرسالة، بیروت ۱۴۰۶ من الهجرة۔

ناقابل تسخیر علماء میں داخل ہیں،(۱) اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس امام کی عظمت کی شہادت دی ہے(۲)۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب تیس سے زائد کتابیں منسوب کی جاتی ہیں، لیکن اَلْغُنْیَۃِ لِطَالِبِي الْحَقِّ عَزَّ وَجَلَّ یا اَلْغُنْیَۃ لِطَالِبِ طَرِیْقِ الْحَقِّ، فُتُوْح الْغَیْبِ، اور اَلْفَتْحُ الرَّبَّانِيّ وَ الْفَیْضُ الرَّحْمَانِيّ، یا اَلْفُیُوْضَاتُ الرَّبَّانِیَّۃُ اس امام کی بہت ہی نامور اور مقبول کتابیں ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض تعلیمات وہدایات

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات ساری دنیا کے لیے مشعل راہ ہیں، مثال کے طور پر:

☆ نعتقد أن الإیمان قول باللسان، و معرفة بالجنان، وعمل بالأرکان، یزید بالطاعة وینقص بالعصیان، ویقوی بالعلم ویضعف بالجهل، وبالتوفیق یقع۔(۳)

ہمارا عقیدہ ہے کہ ایمان زبان سے اقرار، دل سے معرفت (تصدیق)، اور اعضاء وجوارح (ہاتھ پیر وغیرہ) سے عمل کو کہتے ہیں، جو نافرمانی (گناہ) کی وجہ سے کم ہوتا ہے، علم (معرفت رب ورسالت۔۔۔) کی وجہ سے مضبوط ہوتا ہے، جہالت (دین سے ناواقفیت) کی وجہ سے کمزور ہوتا ہے، اور (اللہ تعالیٰ کی) توفیق کی وجہ سے واقع ہوتا ہے۔

☆ لا عمل بلا إخلاص و إصابة السنة۔(۴)

کوئی بھی عمل اخلاص (توحید) اور اتباع سنت کے بغیر قبول نہیں ہوتا ہے۔

☆ أخلصوا ولا تشرکوا، وحدوا الحق -عز وجل- وعن بابه لا تبرحوا، سلوه ولا تسألوا غیره، استعینوا به ولا تستعینوا بغیره، توکلوا علیه ولا تتوکلوا علی غیره۔(۵)

---

(۱) ذیل طبقات الحنابلة لابن رجب ۱/۲۹۴ (۲) مجموع فتاوی ابن تیمیة ۱۰/۴۶۳، ۱۰/۴۸۸۔
(۳) الغنیة لطالبي الحق عز وجل ۱/۶۲، طبعة دار الألباب، دمشق۔ (۴) الفتح الرباني، المجلس الثاني، ص ۱۰، طبعہ مکتبہ مصطفی البابی الحلبی، مصر ۱۹۷۹ء (۵) الفتح الرباني، المجلس السابع والأربعون، ص ۱۵۱

تم لوگ اخلاص (توحید) پر رہو' شرک مت کرو' حق تعالی کو (اس کے کاموں میں' اور بندوں کی جانب سے عبادت کی ادائیگی میں) ایک جانو' اس کے درکومت چھوڑو' اس سے مانگو' دوسروں سے مت مانگو' اس سے مدد طلب کرو دوسروں سے مدد مت طلب کرو' اس پر بھروسہ کرو' اور دوسروں پر بھروسہ مت کرو۔

☆ **هو (الله) الخالق الرازق۔۔۔(۱)' وكونه خالقا' ورازقا ومحييا ومميتا موصوف بها۔۔۔(۲)**

اللہ تعالی ہی پیدا کرنے والے' اولاد عطا کرنے والے' غریب نواز اور بندہ نواز ہیں' بعینہ موت وحیات کے مالک اللہ تعالی ہیں۔

☆ **والأدب في الدعاء أن يمد يديه ويحمد الله ويصلي على النبي ﷺ ثم يسأل الله حاجته۔(۳)**

دعاء کا طریقہ وسلیقہ یہ ہے کہ انسان اپنے دونوں ہاتھ اللہ کی جانب دراز کرے' اللہ تعالی کی حمد وثناء بیان کرے' نبی ﷺ پر درود بھیجے اور (اللہ کے علاوہ دوسروں سے نہیں بلکہ محض) اللہ تعالی سے اپنی حاجت وضرورت مانگے۔

☆ **إذا كان هو الفاعل على الحقيقة' فلم لا ترجعون إليه في جميع أموركم؟(۴)**

جب وہ (اللہ تعالی) حقیقی کارساز (کام بنانے والا) ہے تو تم اپنے تمام مسائل میں اس کی طرف کیوں رخ نہیں کرتے ہو ؟

☆ **وكل الحوائج كلها إلى الله عز وجل' واطلبها منه' ولا تثق بأحد سوى الله عز وجل' ولا تعتمد إلا عليه' التوحيد التوحيد التوحيد' وجُمّاع الكل التوحيد۔(۵)**

---

(۱) الفتح الرباني' المجلس الحادي عشر' ص ۴۰۔ (۲) الغنية ۱/۵۷۔

(۳) الغنية ۱/۴۰ (۴) الفتح الرباني ص/۲۶۳ (۵) الفتح الرباني ص/۳۷۳

تم اپنی تمام حاجتوں کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کردو' اپنی تمام ضروریات اس سے طلب کرو' اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرنا' صرف اسی پر اعتماد کرنا' اور توحید کو لازمی طور پر اختیار کرنا' توحید کو لازمی طور پر اختیار کرنا' توحید کو لازمی طور پر اختیار کرنا کیونکہ ہر چیز کا دارومدار توحید پر ہے۔

☆ **هو بجهة العلو مستوٍ على العرش' محتوٍ على الملك' محيطٌ علمُه بالأشياء۔**(۱)

اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کا علم رکھنے والے ہیں' ساری کائنات میں اسی کی بادشاہت ہے' (لیکن وہ ہر جگہ اور ہر شے میں نہیں بلکہ) بلندیوں میں عرش پر قائم ہے۔

☆ **لا فلاح لک حتى تتبع الكتاب و السنة۔**(۲)

جب تک آپ کتاب (قرآن) وسنت (حدیث) کی اتباع نہیں کریں گے ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے ہیں۔

☆ **لا نخرج عن الكتاب و السنة۔**(۳)

ہم (عقیدہ وعمل میں) کتاب وسنت (قرآن وحدیث) سے نہیں نکلتے ہیں۔

☆ **عليكم بالاتباع من غير ابتداع' عليكم بمذهب السلف الصالح۔**(۴)

بدعت سے بچتے ہوئے تم سنت کو تھامے رہو' اور سلف صالحین کے مسلک پر رہو۔

☆ **اتبعوا و لا تبتدعوا' وافقوا و لا تخالفوا' أطيعوا و لا تعصوا' أخلصوا و لا تشركوا۔**(۵)

یعنی تم سنت کی اتباع کرو' بدعتوں سے بچو' سنت کے موافق عمل کرو' سنت کی مخالفت مت کرو' اطاعت کرو' نافرمانی مت کرو' اخلاص (توحید) اختیار کرو اور شرک مت کرو۔

☆ **فعلى المؤمن اتباع السنة و الجماعة۔۔۔ و ألا يكاثر أهل البدع**

---

(۱) الغنية ۱/۵۴ (۲) الفتح الرباني' المجلس التاسع و الثلاثون' ص ۱۲۸ (۳) الغنية ۱/۵۷ (۴) فتوح الغيب' طبعہ ثانیہ ۱۴۱۳ھ دار الألباب' دمشق (۵) الفتح الرباني' المجلس السابع و الأربعون' ص ۱۵۱

ولا یدانیھم، ولا یسلم علیھم۔(۱)

تو مؤمن پر اتباع سنت اور صحابہ کے طریقہ کی پیروی لازم ہوتی ہے، اور مؤمن بدعتیوں کا ساتھ دے کر ان میں اضافہ نہیں کرتا ہے، اور نہ ان سے قریب بیٹھتا ہے، اور نہ انھیں سلام کرتا ہے۔

☆ **واعلم أن لأھل البدع علامات یعرفون بھا، فعلامۃ أھل البدع الوقیعۃ في أھل الأثر۔(۲)**

تم جان لو کہ بدعتیوں کی بعض علامتیں ہیں جن سے ان کی پہچان ہوتی ہے، تو بدعتیوں کی علامت یہ ہے کہ وہ اہل اثر (نبی، صحابہ اور سلف صالحین کے طریقہ پر چلنے والوں) کو برا بھلا کہتے ہیں۔

عقیدہ کی اصلاح سے متعلق شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سنہرے اقوال بکثرت موجود ہیں، لیکن قاعدہ، ضابطہ اور اصول کے طور پر مختصراً فرمادیا:

☆ **اعتقادنا اعتقاد السلف الصالح والصحابۃ۔(۳)**

ہمارا عقیدہ سلف صالحین اور صحابہ کرام کا عقیدہ ہے۔

قرآن وحدیث اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے خلاف شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب منسوب بعض غلط عقائد وغیر ثابت کرامات

رمضان کا چاند

بعض لوگوں نے کہا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ رضاعت (ولادت کے بعد دو سال سے کم عرصہ میں دودھ پینے) کے وقت سے ہی رمضان میں دودھ نہیں پیتے تھے، لہذا لوگوں کو

---

(۱) الغنیۃ ۱/۸۰ (۲) الغنیۃ ۱/۸۰ (۳) سیر أعلام النبلاء للذھبي ۲۰/۲۴۴

رمضان کا چاند نظر آنے میں جب شک ہوتا تو ان کی طرف رجوع کرتے۔(۱) (اور دیکھتے کہ دودھ پی رہے ہیں یا نہیں؟ اگر دودھ پی رہے ہیں تو یہ سمجھتے کہ رمضان کا چاند نظر نہیں آیا ہے' اور اگر دودھ نہیں پی رہے ہیں تو یہ سمجھتے کہ رمضان کا چاند نظر آ گیا ہے۔)

سب سے پہلے اس قصہ کا ثبوت چاہیئے' کیونکہ جس نے جس کے حوالہ سے یہ بات بتلائی ہے وہ متاخرین (بعد والے زمانہ کے افراد) میں سے ہے' اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ان سے کئی صدیوں پہلے کے امام ہیں۔

فرض کرلیں کہ یہ قصہ ثابت ہے تو اس زمانہ کے لوگ اگر سنت کے مطابق عمل کرتے تو بہت بہتر تھا' کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ (۲)

(قمری' ہجری' اور اسلامی) مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے' لہذا (رمضان کے) روزے اس وقت تک شروع نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو' اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تم (ماہ شعبان کے دن کی) تعداد تیس دن مکمل کرلو۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ انتیس شعبان گزرنے کے بعد چاند نظر نہ آنے کی صورت میں شعبان کے مہینہ کو تیس دن والا مہینہ تصور کرلینا چاہیئے' اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو صحابہ کرام کے شیر خوار بچوں کی طرف رہنمائی نہیں کی' جب کہ صحابہ کرام کے بچے عمومی طور پر بلا شک شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے افضل ہیں۔

نوش کردہ مرغی کو زندہ کرنا

بعض لوگوں نے کہا کہ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرغی نوش فرمائی'

---

(۱) جامع كرامات الأولياء ليوسف النبهاني (الفلسطيني) ولادت ۱۲۶۵ھ م ۱۸۴۹ء وفات ۱۳۵۰ھ م ۱۹۳۲ء بقول مناوی ج/۲'ص/۱۶۸۔ (۲) صحیح البخاری بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اسے دوبارہ زندہ کر دیا۔(۱)

درحقیقت یہ اس قدر غلو ہے کہ اولیاء کی غیر ثابت کرامات کو انبیاء کے معجزات کی طرح قرار دیا جا رہا ہے' کیونکہ ابراہیم علیہ السلام نے حکم الٰہی کے مطابق چار پرندوں کے ٹکڑے کیا اور انہیں مختلف پہاڑوں پر رکھا پھر جب انہیں آواز دی تو وہ پرندے زندہ ہو کر ابراہیم علیہ السلام کے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئے۔(۲)

نظر سے چڑیا کی موت

بعض لوگوں نے کہا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن وضوء کیا' تو کسی چڑیا نے ان پر پیشاب کیا' اس پر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اڑتے ہوئے اپنا سر اس کی طرف بلند کیا' جس کی وجہ سے وہ چڑیا مر کر نیچے گر گئی'(۳) معلوم ہوا کہ سابقہ کرامت مردہ کو زندہ کرنے کی تھی اور مذکورہ کرامت زندہ کو صرف ایک نظر سے مردہ کر دینے کی ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تو ایسے نیک صفت ولی تھے جنہوں نے اللہ کی خاطر دنیا کو خاطر میں نہیں لایا' تو بھلا اپنے نفس کے لیے کس طرح بے زبان کمزور مخلوق سے انتقام لے سکتے ہیں ؟

مزید غور طلب بات تو یہ ہے کہ بعض لوگ جن غیر ثابت کاموں کو مخلوق کے لیے بطور کرامت ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ کام تو درحقیقت صرف اللہ تعالی کے ہیں' کیونکہ زندہ کو موت دینا اور مردہ کو زندہ کرنا تو اللہ تعالی ہی کا کام(۴) ہے جس کا اللہ تعالی نے اولیاء تو درکنار انبیاء کو بھی اختیار نہیں دیا ہے۔

----

(۱) الفتاوی الحدیثیة لابن حجر الهیتمي المتوفی سنة ۹۷۴ من الهجرة ص/۱۰۸۔ (۲) تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں سورۃ البقرۃ/۲۶۰۔ (۳) الطبقات الکبری المسماة بلواقح الأنوار في طبقات الأخیار لعبد الوهاب الأنصاري المصري الشافعي المعروف بالشعراني المتوفی سنة ۹۷۳ من الهجرة ص/۱۸۲' وجامع کرامات الأولیاء للنبهاني ج/۲' ص/۱۶۸۔ (۴) سورۃ المؤمنون/۸۰۔

قبر سے مردہ کو زندہ کرنا

بعض لوگوں نے کہا کہ غوث اعظم کسی روز کسی محلہ سے گزر رہے تھے‘ تو ایک مسلمان اور ایک نصرانی (Christian) کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھا ‘ وجہ دریافت فرمائی تو مسلمان نے کہا کہ یہ نصرانی کہتا ہے کہ ہمارے نبی تمہارے نبی سے افضل ہیں‘ جب کہ میں کہتا ہوں کہ ہمارے نبی افضل ہیں‘ اس پر غوث اعظم نے نصرانی سے پوچھا کہ تمہارے پاس اس کا ثبوت کیا ہے؟ تو نصرانی نے کہا کہ ہمارے نبی مردوں کو زندہ کرتے تھے‘ اس پر غوث اعظم نے کہا کہ میں تو نبی نہیں ہوں‘ لیکن ہمارے نبی کے متبعین میں سے ہوں‘ اگر میں کسی میت کو زندہ کر دوں تو کیا تم ہمارے نبی پر ایمان لاؤ گے؟ تو وہ نصرانی راضی ہوگیا‘ غوث اعظم نے اس سے کہا کہ تم مجھے ایک بوسیدہ قدیم قبر دکھاؤ‘ جب نصرانی غوث اعظم کو قدیم قبر کے پاس لایا تو غوث اعظم نے پوچھا کہ تمہارے نبی میت سے کس طرح بات کیا کرتے تھے تو نصرانی نے کہا کہ اللہ کے حکم سے کھڑا ہوجا‘ اس پر غوث اعظم نے کہا کہ یہ قبر والا دنیا میں گایا کرتا تھا‘ اس کی قبر کی جانب رخ کیا اور کہا کہ تم میرے حکم سے کھڑے ہوجاؤ‘ تو فوراً قبر پھٹ گئی اور مردہ گاتے ہوئے زندہ کھڑا ہوگیا‘ نصرانی نے جب یہ کرامت دیکھی تو غوث اعظم کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔(۱)

مذکورہ قصہ میں چند باتیں قابل غور ہیں :

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے دینی گفتگو کے دوران ثبوت طلب کیا‘ کیونکہ دین محفوظ ہے‘ بعینہ اسی اصول پر عمل کرتے ہوئے ہم اس کرامت والے قصہ کے لیے پہلے سند طلب کریں گے(۲)‘ پھر اس کی توثیق و تحقیق کریں گے(۳)۔

دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ اس واقعہ میں ہے کہ نصرانی نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا نبی قرار دیا‘ جب کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اول متبعین (حوارین) عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم کرتے

---

(۱) تفريج الخاطر في مناقب تاج الأولياء وبرهان الأصفياء الشيخ عبد القادر لعبد القادر بن محيي الدين الإربلي ص/۱۹-۲۰۔ (۲) سورۃ البقرۃ/۱۱۱۔ (۳) سورۃ الحجرات/۶۔

تھے، اور بعد والے نصرانی نے عیسی علیہ السلام کو نبی تسلیم نہیں کیا بلکہ -نعوذ باللہ- اللہ کا بیٹا قرار دیا(۱) اگر نصاری حق پر رہتے ہوئے اپنے نبی کے سلسلہ میں غلو نہ کرتے تو اگلے نبی ورسول کی ضرورت ہی درپیش نہ ہوتی تھی۔

تیسری غور طلب بات یہ ہے کہ اس طویل قصہ میں بار بار مذکور ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے نصرانی سے تمہارے نبی تمہارے نبی کہا، جب کہ اس امام جیسی جلیل القدر شخصیت انبیاء پر اجمالی ایمان لانے میں تفریق نہیں کرسکتی ہے، کیونکہ عیسی علیہ السلام مسلمانوں کے بھی نبی ہیں جن پر ایمان لانا واجب ہے۔(۲)

چوتھی غور طلب بات یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے نصرانی کی بات کو تسلیم کرلیا کہ عیسی علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے، جب کہ قرآن میں ایک سے زائد مقام پر اللہ تعالی نے فرمایا کہ عیسی علیہ السلام اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالی کے حکم سے بطور معجزہ مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے،(۳) اور یہ قصہ گھڑنے والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ان آیتوں پر نظر نہیں تھی۔

پانچویں نہایت افسوس کی بات یہ ہے کہ اس قصہ کو بنانے والے نے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو عیسی علیہ السلام جیسے (اولوالعزم/ ہمت والے عظیم المرتبت) نبی سے بڑا بنا کر پیش کرنے کی کوشش کی ہے، جیسا کہ کہا کہ عیسی علیہ السلام تو اللہ تعالی کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے لیکن شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالی کے حکم کے بجائے اپنے حکم سے مردہ کو زندہ کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے تعلق سے فرمایا کہ تم انبیاء کے درمیان مجھے فضیلت وفوقیت مت دو(۴) مزید فرمایا کہ تم مجھے موسی علیہ السلام سے بہتر مت قرار دو(۵) مزید فرمایا کہ جس نے یہ کہا کہ میں یونس علیہ السلام سے افضل ہوں تو یقینا اس نے جھوٹ بات کہی(۶) جب انسانیت کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کو

---

(۱) سورۃ التوبہ/ ۳۰۔ (۲) سورۃ البقرۃ/ ۲۸۵۔ (۳) سورہ آل عمران/ ۴۹، وسورۃ المائدہ/ ۱۱۰۔ (۴) صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب انما حرم ربي۔۔۔ بروایت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (۵) صحیح البخاری، کتاب الخصومات، باب مایذکر فی الإشخاص ۔۔۔ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ (۶) صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب إنا أوحینا إلیک ۔۔۔ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔

کسی مخصوص ومتعین نبی سے افضل قرار دینے سے منع کیا ہے' بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مخصوص نبی سے افضل قرار دینے والے کو جھوٹا کہا ہے تو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو عیسی علیہ السلام سے افضل قرار دینے والا کیا کہلا سکتا ہے قارئین کرام خود فیصلہ فرمائیں۔

چھٹی توجہ طلب بات یہ ہے کہ اس قصہ کو بنا کر پیش کرنے والا یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ۔نعوذ باللہ۔شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں جب کہ مردوں کو زندہ کرنا صرف اللہ تعالی کا کام ہے(۱)' اور اگر کوئی اللہ تعالی کے خاص کام کو کسی اور (نبی یا ولی) کی طرف منسوب کرے گا تو مشرک ہو جائے گا' شاید اسی لیے مذکورہ قصہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا اقرار ہے کہ میں نبی تو نہیں لیکن نبی کے متبعین میں سے ہوں' تو جو نبی کے متبع ہونے کا دعوی کرے اسے نبی ہی نہیں بلکہ الٰہی بنا دینا اسی کی خلاف ورزی ہے۔

تقدیر میں اولاد نہ ہونے کے باوجود اولاد دینا

بعض لوگوں نے کہا کہ ایک عورت کسی روز حضرت غوث کی خدمت میں حاضر ہوئی' اور حضرت سے درخواست کی کہ دعاء فرمائیے کہ اللہ اسے اولاد عطا کرے' اس پر حضرت نے مراقبہ میں لوح محفوظ کا مشاہدہ کیا' تو عورت کے نصیب میں ایک بچہ بھی نہ پایا' اس کے بعد حضرت نے اللہ سے اس عورت کے لیے دو بچے مانگا' اس پر اللہ کی جانب سے ندا (آواز) آئی کہ اس عورت کے لیے لوح محفوظ میں ایک بچہ بھی نہیں ہے اور آپ اس کے لیے دو بچے مانگ رہے ہیں؟ تو حضرت نے اللہ سے اس عورت کے لیے تین بچے مانگا' تو پہلے کی طرح ندا آئی' تو حضرت نے اللہ سے اس عورت کے لیے چار بچے مانگا' تو پہلے کی طرح نداء آئی' تو حضرت نے اللہ سے اس عورت کے لیے پانچ بچے مانگا' تو پہلے کی طرح ندا آئی' تو حضرت نے اللہ سے اس عورت کے لیے چھ بچے مانگا' تو پہلے کی طرح ندا آئی' تو حضرت نے اللہ سے اس عورت کے لیے سات بچے مانگا' تو ندا آئی کہ اے غوث! بس' زیادہ مت مانگو' تو اس اشارہ کے ساتھ اس

---

(۱) سورۃ المؤمنون/ ۸۰۔

عورت کو سات نرینہ اولاد کی بشارت ہوئی' پھر اس عورت کو حضرت نے کچھ مٹی دی تو وہ تعویذ کی طرح اپنی گردن میں لٹکائی پھرتی تھی' جب اللہ نے اسے سات نرینہ اولاد دے دی تو حضرت کے تعلق سے اس کا عقیدہ خراب ہو گیا' اور کہنے لگی کہ اس مٹی سے کیا فائدہ ہوگا' اتنا کہنا تھا کہ اس کے بچے مر گئے' پھر وہ عورت روتی ہوئی حضرت کی خدمت میں آئی' اور کہنے لگی کہ اے غوث میری مدد کیجیے' تو حضرت نے فرمایا کہ تم جس نیت سے میرے پاس آئی ہو اسی نیت سے گھر واپس جانا' جب اسی نیت کے ساتھ گھر واپس گئی تو ان مردہ بچوں کو زندہ پایا۔۔۔(۱)

مذکورہ قصہ میں چند باتیں قابل غور ہیں :

اس جیسی خلاف شرع کرامت کا دعوی کرنے والا اپنی صداقت کے لیے سب سے پہلے دلیل پیش کرے(۲)' پھر جب اس کی سند مل جائے گی تو اس کی تحقیق وتوثیق کی جائے گی(۳)' کیونکہ اللہ یا رسول اللہ یا اولیاء اللہ کی طرف بغیر دلیل من مانی باتیں منسوب نہیں کی جاسکتی ہیں۔

عورت کا اولاد طلبی کے لیے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آنا اور شیخ کا اس کام سے متفق رہنا نا قابل تصور ہے کیونکہ بندے بندوں کے محتاج نہیں بلکہ اللہ رب العالمین کے محتاج ہیں(۴)۔

مراقبہ' اور مراقبہ میں لوح محفوظ کا مشاہدہ درحقیقت ایسی باتیں ہیں جو انبیاء' خلفاء اور صحابہ کے لیے ثابت نہیں' بلکہ اس طرح کی باتیں اولیاء اللہ کے سلسلہ میں غلو ہیں' جس سے اللہ تعالی نے منع کیا ہے'(۵) کیونکہ دین میں کسی بھی طرح کا غلو ہلاکت کی وجہ ہے(۶)۔

اس قصہ کے مطابق اللہ نے کہا کہ لوح محفوظ میں اس عورت کے لیے ایک بچہ بھی نہیں' اس کے باوجود ہر دفعہ ایک ایک بچہ کا اضافہ کرتے ہوئے سات بچے مانگنا اور اللہ تعالی کا ان سے بس کہنا۔۔۔ یہ سب باتیں درحقیقت اللہ عزیز وجبار' غالب وقہار کی قدرت میں۔**نَعُوذُ بِاللّٰہِ ثُمَّ نَعُوذُ بِاللّٰہِ**۔دخل اندازی' اور اللہ تعالی کی ناقدری کی باتیں ہیں(۷) کیونکہ اللہ تعالی اپنی مرضی سے

---

(۱) تفریج الخاطر للإربلي ص/ ۵۳۔ (۲) سورۃ البقرۃ/ ۱۱۱۔ (۳) سورۃ الحجرات/ ۶۔
(۴) سورہ فاطر/ ۱۵۔ (۵) سورۃ النساء/ ۱۷۱' وسورۃ المائدہ/ ۷۷۔
(۶) سنن ابن ماجہ' کتاب المناسک' باب قدر حصی الرمی' بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما بسند صحیح۔ (۷) سورۃ الحج/ ۷۴۔

جسے چاہیں لڑکے عطا کرتے ہیں' جسے چاہیں لڑکیاں عطاء کرتے ہیں' اور جسے چاہیں لڑکے اور لڑکیاں دونوں عطاء کرتے ہیں اور جسے چاہیں اپنی حکمت سے اولاد سے محروم رکھ کر بانجھ بنادیتے ہیں' (۱) لہذا اللہ تعالی کے علم اور اس کی قدرت میں کوئی مداخلت نہیں کرسکتا ہے۔

اس قصہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کی وجہ سے اولاد کا ملنا' اور ان کے تعلق سے بدعقیدگی کی وجہ سے ان کی موت واقع ہونے کا تذکرہ ہے' جب کہ اللہ تعالی اولاد کسی سے عقیدت کے بغیر عطا کرنے والے ہیں (۲)' اور کسی سے بدعقیدگی کے بغیر موت دینے والے ہیں (۳)۔

موت کے فرشتے سے مرید کی روح کو چھین لینا

بعض لوگوں نے کہا کہ غوث اعظم کے ایک مرید کی وفات ہوئی' تو اس کی بیوی غوث اعظم کے پاس اپنے شوہر کی زندگی کی بھیک مانگتے ہوئے حاضر ہوئی' تو غوث اعظم مراقبہ میں گئے اور عالم باطن میں دیکھا کہ ملک الموت (موت کا فرشتہ) اس دن قبض کی ہوئی روحوں سمیت آسمان پر چڑھ رہا ہے' تو ملک الموت سے کہا کہ اے ملک الموت! رکو' اور میرے خادم کی روح مجھے دے دو' اس پر ملک الموت نے کہا کہ اللہ کے حکم سے میں روح قبض کرتا ہوں' لہذا میں آپ کو روح نہیں دے سکتا ہوں' غوث اعظم کے بارہا کہنے کے باوجود جب ملک الموت نے روح نہیں دی تو غوث اعظم نے اپنی محبوبی قوت سے ملک الموت کی روحوں کی تھیلی کو کھینچا جس کی وجہ سے اس دن قبض کی ہوئی تمام روحیں اس دن کے مردوں کے جسموں میں داخل ہوگئیں' ملک الموت اس معاملہ کے لیے جب رب سے رجوع ہوئے تو اللہ نے فرمایا کہ اے ملک الموت! غوث اعظم میرے محبوب ومطلوب ہیں' آپ نے انہیں اپنے خادم کی روح کیوں نہیں دی؟ لہذا ایک روح کی وجہ سے آپ کے قبضہ سے بہت ساری روحیں چلی گئیں' جس کی وجہ سے آپ کو اس وقت نادم ہونا پڑ رہا ہے (۴)۔۔۔

----

(۱) سورۃ الشوری/ ۵۰۔ (۲) سابقہ حوالہ۔ (۳) سورۃ المؤمنون/ ۸۰۔ (۴) تفریح الخاطر للإربلي ص/ ۲۱۔۲۲۔

اس قصہ سے متعلق چند امور غور طلب ہیں :

اس جیسی خلاف شرع کرامت کا دعوی کرنے والا اپنی صداقت کے لیے سب سے پہلے دلیل پیش کرے، (۱) پھر جب اس کی سند مل جائے گی تو اس کی تحقیق وتوثیق کی جائے گی (۲)، کیونکہ اللہ یا رسول اللہ یا اولیاء اللہ کی طرف بغیر دلیل من مانی باتیں منسوب نہیں کی جاسکتی ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہرگز اس بات کو گوارا نہیں کریں گے کہ کوئی کسی کی زندگی مانگنے کے لیے اللہ کے علاوہ ان سے یا کسی اور سے رجوع ہو، کیونکہ موت وحیات صرف اللہ تعالی کے اختیار میں ہے (۳)۔

مراقبہ، اور مراقبہ میں عالم باطن کا مشاہدہ، پھر ملک الموت سے بحث ومباحثہ، حکم الہی پر محبوبی قوت کا غلبہ وغیرہ وغیرہ درحقیقت ایسی باتیں ہیں جو انبیاء، خلفاء اور صحابہ کے لیے ثابت نہیں ہیں، بلکہ اس طرح کی باتیں اولیاء اللہ کے سلسلہ میں غلو ہیں، جس سے اللہ تعالی نے منع کیا، (۴) کیونکہ دین میں کسی بھی طرح کا غلو ہلاکت کی وجہ ہے (۵)۔

مراقبہ میں عالم باطن کا مشاہدہ نہ صرف دین میں غلو ہے بلکہ علم غیب کا دعوی بھی ہے، جب کہ آسمان وزمین میں پائی جانے والی تمام مخلوقات غیب کی باتیں نہیں جانتی ہیں، کیونکہ غیب کا علم صرف اللہ تعالی کو ہے (۶)۔

مذکورہ قصہ میں ملک الملک کا روحوں سمیت آسمان پر چڑھنے کا تذکرہ ہے، جب کہ ملک الموت روح قبض کرنے کے فوراً بعد دیگر معاون فرشتوں کو روح دے دیتے ہیں اور ملک الموت کے معاون فرشتے اسے جنت سے لائے ہوئے کفن اور خوشبو میں داخل کرتے ہیں، اور وہ تمام فرشتے اس کی روح کو لے کر آسمان کی بلندیوں پر جاتے ہیں (۷)، لہذا ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ ولی اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بات نہیں بتلائیں گے، اس وجہ سے یہ قصہ جھوٹا ہے۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ/۱۱۱۔ (۲) سورۃ الحجرات/۶۔ (۳) سورۃ المؤمنون/۸۰۔ (۴) سورۃ النساء/۱۷۱، وسورۃ المائدہ/۷۷۔
(۵) سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب قدر حصی الرمی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما بسند صحیح۔ (۶) سورۃ النمل/۶۵۔
(۷) مسند احمد بروایت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بسند صحیح ج/۳۰، ص/۴۹۹، حدیث نمبر/۱۸۵۳۴ بتحقیق شعیب الأرنؤوط، طبعۃ مؤسسۃ الرسالۃ۔

حکم الہی کی تعمیل کرنے والے فرشتے کو حکم الہی پر عمل کرنے سے روکنا' فرشتہ سے روحوں کو چھیننا' ساری دنیا میں اس دن جن کا انتقال ہوا تھا ان تمام کا دوبارہ زندہ ہونا وغیرہ وغیرہ یہ سب باتیں درحقیقت اللہ عزیز وجبار' غالب وقہار کی قدرت میں ۔نَعُوذُ بِاللّٰهِ ثُمَّ نَعُوذُ بِاللّٰهِ ۔ دخل اندازی' اور اللہ تعالی کی ناقدری ہے(۱)۔

اس قصہ میں جہاں شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی من مانی مرضی اور فرشتہ کی بے بسی بتلائی گئی ہے' وہیں شیخ کی وجہ سے فرشتہ کے لیے حکم الہی کی خلاف ورزی ونافرمانی بھی ثابت ہو جاتی ہے' جب کہ فرشتوں کی صفتوں میں سے ایک صفت یہ ہے کہ فرشتے رب کے فرمانبردار ہوتے ہیں اور دے گئے احکامات میں نافرمانی نہیں کرتے ہیں(۲)۔

اس قصہ میں شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے اللہ کے یہاں فرشتے کی حسرت وندامت کا تذکرہ ہے' جب کی فرشتوں کی صفات میں سے ایک صفت اللہ کے یہاں ان کی عزت وکرامت ہے(۳)۔

عذاب کے فرشتے کا ہتھوڑا ضبط کرلینا

بعض لوگوں نے کہا کہ حضرت غوث کی محبت میں فانی ایک مرید کی وفات ہوئی' تدفین کے بعد سوالات کے لیے دو فرشتے آئے' رب' نبی اور دین کے بارے میں سوال کیا' تو اس مرید نے ان فرشتوں سے کہا کہ میں شیخ عبد القادر کے علاوہ کسی کو نہیں جانتا ہوں' اس پر فرشتوں کو حیرت ہوئی اور رب سے رجوع ہوئے تو رب نے عذاب دینے کا حکم دیا' جب فرشتے عذاب دینے کا ارادہ کیے تو فرشتوں کو محبوب ومجذوب حضرت غوث اعظم نے روکا' اور فرشتوں کے ہاتھوں سے ہتھوڑا چھین لیا' اور کہا کہ میرے مرید سے قریب نہ ہونا' ورنہ میرے اندر عشق کی اس قدر بہت زیادہ آگ ہے جس سے میں ۔نعوذ باللہ۔ جنت وجہنم کو جلا دوں گا' یہ کہنا تھا کہ فرشتوں کے پاس اللہ کی جانب سے نداء آئی کہ تم اسے عذاب مت دو میں نے اسے معاف کردیا ہے(۴)۔۔۔

---

(۱) سورۃ الحج/ ۷۴۔ (۲) سورۃ التحریم/ ۶۔ (۳) سورہ عبس/ ۱۶۔ (۴) تفريج الخاطر للإربلي ص/ ۵۴-۵۵۔

اس قصہ میں چند امور قابل توجہ ہیں :

اس جیسی خلاف شرع کرامت کا دعوی کرنے والا اپنی صداقت کے لیے سب سے پہلے دلیل پیش کرے(۱) پھر جب اس کی سند مل جائے گی تو اس تحقیق وتوثیق کی جائے گی(۲) کیونکہ اللہ یا رسول اللہ یا اولیاء اللہ کی طرف بغیر دلیل من مانی باتیں منسوب نہیں کی جاسکتی ہیں۔

مرید کو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر محبت تھی کہ وہ شیخ کی محبت میں فنا ہوگیا' جب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اسے اس کام کی اس لیے اجازت نہیں دے سکتے ہیں کیونکہ شیخ کو بلکہ تمام اہل ایمان کو سب سے زیادہ شدت کی محبت اللہ تعالی سے کرنی چاہیے(۳) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' خلفاء اربعہ' صحابہ' محدثین وائمہ' اولیاء وعلماء سے اللہ کی خاطر ایمانی ودلی محبت کرنی چاہیے۔

قبر میں سوالات کے دوران شیخ کا ظہور درحقیقت شیخ کے لیے علم غیب کا دعوی ہے' جب کہ آسمان وزمین میں پائی جانے والی تمام مخلوقات غیب کی باتیں نہیں جانتی ہیں' کیونکہ غیب کا علم صرف اللہ تعالی کو ہے(۴)۔

حکم الہی کی تعمیل کرنے والے فرشتوں کو حکم الہی پر عمل کرنے سے روکنا' فرشتوں سے ہتھوڑا چھین لینا' شیخ کی بات نہ مان کر اللہ کی بات ماننے پر فرشتوں کو جنت وجہنم کو جلا دینے کی دھمکی دینا' بال آخر اللہ کا اس مرید کو معاف کردینا وغیرہ وغیرہ یہ سب افسانوی باتیں درحقیقت اللہ عزیز وجبار' غالب وقہار کی قدرت میں ۔نَعُوذُ بِاللّٰهِ ثُمَّ نَعُوذُ بِاللّٰهِ۔ دخل اندازی' اور اللہ تعالی کی ناقدری کی ہے(۵)۔

اس قصہ میں جہاں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مرضی اور فرشتوں کی بے بسی بتلائی گئی ہے' وہیں شیخ کی وجہ سے فرشتوں کے لیے حکم الہی کی خلاف ورزی ونافرمانی بھی ثابت ہوتی ہے' جب کہ فرشتوں کی صفتوں میں سے ایک صفت یہ ہے کہ فرشتے رب کے فرمانبردار ہوتے ہیں اور دے گئے احکامات میں نافرمانی نہیں کرتے ہیں(۶)۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ/۱۱۱۔ (۲) سورۃ الحجرات/۶۔ (۳) سورۃ البقرۃ/۱۶۵۔

(۴) سورۃ النمل/۶۵۔ (۵) سورۃ الحج/۷۴۔ (۶) سورۃ التحریم/۶۔

اس قصہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے عشق کی تعبیر استعمال کی گئی ہے، جب کہ شریعت میں اللہ رسول اللہ خلفاء، صحابہ جیسے اولیاء اللہ کے لیے عشق کا ناپاک لفظ استعمال نہیں کیا گیا ہے بلکہ محبت کی تعبیر استعمال کی گئی ہے، کیونکہ محبت اللہ، رسول اللہ، خلفاء، صحابہ جیسے اولیاء اللہ، ماں باپ، بیٹی بہن، وغیرہ وغیرہ سے ہوسکتی ہے، لیکن کوئی آدمی جب اپنی ماں، بیٹی، بہن کے لیے عشق کی تعبیر استعمال نہ کرتا ہے اور نہ ہی کرسکتا ہے تو رسول اللہ یا اولیاء اللہ کے لیے غیر دینی، غیر اخلاقی، بلکہ شریعت وفطرت کے مخالف غیر انسانی عادت یعنی عشق کس طرح استعمال کرسکتا ہے؟ شاید اسی وجہ سے لفظ محبت قرآن وحدیث میں بارہا استعمال ہوا ہے جب کہ لفظ عشق قرآن وحدیث کی **امہات الکتب** میں بالکل نہیں ملتا ہے، ہاں پاکیزہ محبت نہیں بلکہ ناپاک وناجائز رشتہ کے لیے عشق کی تعبیر صرف ایک عکاف والی روایت میں ملتی ہے جس نے عاشق کو تین صدی عبادت کے بعد کفر تک پہنچا دیا(۱) اس روایت کے متن میں عشق کی مذمت بلکہ عشق پر وعید ہونے کے علاوہ یہ باعتبار سند غیر ثابت ہے کیونکہ اس کی سند میں محمد بن راشد ضعیف ہے، علاوہ ازیں مکحول اور ابوذر رضی اللہ عنہ کے درمیان راوی مجہول ہے بعینہ اس سند میں اضطراب بھی پایا جاتا ہے، امام بوصیری نے اپنی کتاب **إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة** ج/۴، ص/ ۱۲، حدیث نمبر/ ۳۰۸۳ میں مسند احمد میں موجود روایت کے واقعہ ہی کو امام ابویعلی الموصلی، امام طبرانی اور امام ابن شاہین کی کتابوں میں بھی بتلایا اور چوکنا کردیا کہ تمام اسانید ضعیف ہیں۔

ننانوے (99) نام

بعض لوگوں کا ماننا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ننانوے نام ہیں جنہیں اگر کوئی شمار کرے گا تو جنت میں داخل ہوجائے گا(۲)۔

اس طرح کے عقیدہ میں ولی کو نبی کا نہیں بلکہ الٰہی کا مقام دینا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فضیلت کی بات اللہ رب العالمین سے متعلق بتلائی ہے اس فضیلت کی بات کو ولی کے لیے

----

(۱) مسند احمد بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ۔ (۲) تفريج الخاطر للإربلي ص/ ٦٨۔

ثابت کیا جارہا ہے' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

اللہ تعالی کے ایسے ننانوے نام ہیں جنہیں اگر کوئی (سمجھے گا' یاد رکھے گا' اور ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرتے ہوئے انھیں) شمار کرے گا تو جنت میں داخل ہوجائے گا(۱)۔

لہذا اللہ تعالی سے متعلق خاص فضیلت کو مخلوق کے لیے ثابت کرنا درحقیقت دین میں غلو ہے۔

غیر ثابت ملفوظات وفرمودات

ہر ولی کی گردن پر شیخ عبدالقادر جیلانی کا قدم

بعض لوگوں نے کہا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا یہ قدم اللہ تعالی کے ہر ولی کی گردن پر ہے(۲)۔

علم الأنساب کے ماہر امام شیخ الاسلام عبید اللہ سراج الدین المخزومی الشامی سن وفات ۸۸۵ ھ نے اپنی معروف کتاب صحاح الأخبار في نسب السادة الفاطمية الأخيار میں کہا کہ یہ عبارت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف غلط منسوب اور جھوٹ ہے۔

اللہ تعالی کے ہر ولی پر اپنا قدم رہنے کی بات جب ساری انسانیت کے سردار(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' خلفاء اور دیگر صحابہ نے نہیں کی ہے تو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس طرح سے مؤمن کی بے حرمتی کی بات نہیں کہہ سکتے ہیں' کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک مؤمن کی حرمت کعبہ کی حرمت

---

(۱) صحیح بخاری بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔(۲) بجهة الأسرار ومعدن الأنوار فیمناقب الشیخ عبد القادر الجيلاني لنور الدين علي بن يوسف بن جرير الشطنوفي اللخمي المقرئ المصري المتوفى سنة ۷۱۳' امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تأريخ الإسلام ج/۳۹' ص/۱۰۰ میں شطنوفی کی کتاب بهجة الأسرار کے بارے میں کہا کہ شطنوفی نے غیر صادق افراد سے واہیات اور جھوٹی باتیں اس کتاب میں ذکر کی ہے' والفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي ج/۱' ص/۲۲۵' وجامع كرامات الأولياء للنبهاني ج/۱' ص/۱۷۹۔ (۳) جامع الترمذی بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ بسند صحیح۔

سے بھی بڑھ کر ہے (۱)، جو مؤمن، متقی اور اللہ کا ولی ہے اس کی حرمت تو عام مؤمن کے بالمقابل اور بڑھ جاتی ہے، لہذا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خود ایک ولی ہوتے ہوئے اللہ تعالی کے تمام اولیاء کے بارے میں اس لیے ایسا نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ ہم سے زیادہ صحابہ کرام کے اقوال او راہل ایمان کی اخوت وحرمت سے بخوبی واقفیت رکھنے والے تھے۔

غیر ثابت ملفوظات وکرامات پر امام ذہبی رحمہ اللہ کا تبصرہ

بعض لوگوں نے علمی امانت اور شرعی دیانت کا لحاظ رکھے بغیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت ساری ایسی باتیں اور کرامتیں منسوب کردی ہیں، جن میں نمایا طور شریعت کی مخالفت اور رب کی قدرت میں مداخلت نظر آتی ہے، اسی لیے امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس قدر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتیں بہت زیادہ ہیں اس قدر زیادہ کرامتیں کسی اور بزرگ کی نہیں ہیں، لیکن ان کرامتوں میں سے بہت ساری کرامتیں ثابت نہیں ہیں، اور ان میں بعض کرامتیں تو ناممکن بلکہ محال ہیں۔ (۲)

لمحہ فکر

بعض لوگ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو **غوث اعظم دستگیر** کہتے ہیں اوران سے مدد طلب کرتے ہیں جب کہ ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں { إِيَّاكَ نَعْبُدُ وإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ } پڑھتے ہیں، یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں، بعینہ فرمان رسالت ہے { إذا استعنت فاستعن بالله } (۳) یعنی جب تم مدد طلب کرو تو اللہ سے مدد طلب کرو، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا { إنه لا يستغاث بي، إنما يستغاث بالله } (۴) یعنی مجھ سے مدد طلب نہیں کی جائے گی، بلکہ صرف اللہ تعالی ہی سے مدد طلب کی جائے گی، اور خود شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے { استعينوا به ولا تستعينوا بغيره } (۵) یعنی اس (اللہ تعالی) سے

---

(۱) جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی تعظیم المؤمن، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما بسند حسن۔ (۲) سیر أعلام النبلاء ج/۲۰، ص/۴۵۰۔ (۳) جامع الترمذي، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب منه بعد باب ما جاء في صفة أواني الحوض، قبيل كتاب صفة الجنة بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما، بسند صحیح (۴) المعجم الكبير للطبراني بروایت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ بسند حسن (۵) الفتح الرباني، المجلس السابع والأربعون، ص ۱۵۱

مدد طلب کرو' دوسروں سے مذمت طلب کرو' مزید فرمایا{ أنزل حوائجک به }(۱) یعنی اپنی حاجتوں کی تکمیل کے لیے اس (اللہ تعالیٰ) سے رجوع ہونا' مزید فرمایا{ یا من یشکو إلی الخلق مصائبه ! أیش ینفعک شکواک إلی الخلق ؟ لا ینفعونک ولا یضرونک' وإذا اعتمدت علیهم وأشرکت في باب الحق یبعدونک' وفي سخطه یوقعونک' وعنه یحجبونک ... }(۲) یعنی اے لوگو! جو اپنی مصیبتوں کا شکوہ مخلوق سے کرتے ہو' مخلوق سے شکوہ آپ کو کیا فائدہ دے گا؟ وہ آپ کا نہ فائدہ کر سکتے ہیں نہ ہی آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں' (اللہ تعالیٰ پر توکل کے بجائے) جب تم ان (مخلوقات) پر بھروسہ کرنے لگو اور اللہ کی (توحید کے مسئلہ میں) شرک کرنے لگو تو وہ تمہیں (اس کی رحمت سے) دور کر دیں گے' اور اس کی ناراضگی میں مبتلا کر دیں گے' اور اس سے روک کر رکھیں گے۔

ایک ہی بات کے لیے مختلف اسالیب اختیار کرتے ہوئے تکرار کے ساتھ فرمایا کہ { استغث بالله عز وجل' واستعن به }(۳) یعنی مصیبتوں کو دور کرنے کی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرو' اور اس سے مدد مانگو۔

لہذا مدد کے لیے **یارسول اللہ' المدد یا علی'** اور **المدد یا غوث اعظم دستگیر** وغیرہ وغیرہ کہنا اللہ تعالیٰ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خود شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی کھلی خلاف ورزی ہے' اسی لیے جن کاموں میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اختیار نہیں دیا ہے ان کاموں میں صرف اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگنی چاہیے۔

گیارہویں میں بارہ سے زائد شرعی مخالفتیں

اللہ کا جانور غیر اللہ کی نذر

گیارہویں کے موقع پر بعض لوگ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے جانور ذبح کرتے ہیں'

---

(۱) الفتح الرباني' ص/ ۱۸-۱۹۔ (۲) الفتح الرباني' ص/ ۱۱۷-۱۱۸۔ (۳) الفتح الرباني' ص/ ۱۲۲۔

جانور ذبح کرتے ہیں، جب کہ اللہ کا فرمان ہے {فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَر}(۱) {قُلْ إِنَّ صَلاَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، لاَ شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَاْ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ}(۲) کہ اللہ کا جانور اللہ کے لیے ذبح ہونا چاہیے، اور اگر کوئی شخص اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے جانور ذبح کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اللہ کی لعنت بھیجی ہے، جیسا کہ ارشاد فرمایا {لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ} ۔(۳)

غیر شعوری طور پر جھنڈے کو سجدہ کی ایک شکل

بعض لوگ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے جھنڈے کو دیکھ کر عاجزی وانکساری کے ساتھ جھنڈے کی طرف جھک جاتے اور مائل ہوجاتے ہیں جو دراصل سجدہ کی ایک شکل ہے، کیوں کہ عربی لغت کے اعتبار سے کسی چیز کا جھکاؤ اور میلان بھی سجود یعنی سجدہ کرنا کہلاتا ہے(۴) اس لحاظ سے سجدہ صرف اللہ تعالی کے لیے بجالانا چاہیے، کیونکہ اللہ کے لیے سجدہ کرنا اللہ کی عبادت کرنا ہے، جیسا کہ فرمان الہی ہے {وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ}(۵)

دین میں غلو (حد سے آگے بڑھنا)

بعض لوگ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں غلو کرتے ہوئے عشرہ غوث اعظم، صلاۃ غوثیہ، درود غوثیہ اور عید غوثیہ جیسے غیر شرعی الفاظ استعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ تمام امور دراصل دین میں غلو ہیں، جس سے ہم کو روکا گیا ہے کیونکہ یہ سابقہ لوگوں کی ہلاکت کی وجہ ہیں، جیسا کہ فرمان رسالت ہے :

---

(۱) سورۃ الکوثر/۲ مع تفسیر ابن کثیر (۲) سورۃ الأنعام/۱۶۳-۱۶۲ مع تفسیر ابن کثیر (۳) صحیح مسلم، کتاب الأضاحي، باب تحريم الذبح لغير الله ولعن فاعله، بروایت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ (۴) الصحاح فی اللغة للجوهري، والقاموس المحيط للفيروز آبادي، ومعجم مقاييس اللغة لابن فارس، وتاج العروس من جواهر القاموس للزبيدي (۵) حم السجدة/۳۷

يا أيها الناس إياكم والغلو فى الدين فإنه أهلك من كان قبلكم الغلو فى الدين.(۱)

صلاۃ (درود) وسلام کے لیے اجتماعی شکل میں کھڑے ہونا

بعض لوگ گیارہویں کے موقع پر کھڑے ہوکر اجتماعی شکل میں سلام پڑھتے ہیں، جب کہ صحابہ کرام، ائمہ عظام جیسے سلف صالحین سے کسی بھی موقع پر اجتماعی شکل میں سلام کی صورت ثابت نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اپنے لیے صحابہ کے کھڑے رہنے کو ناپسند کیا کرتے تھے (۲)

مجوسیوں (آگ کے پجاریوں) کی مشابہت

گیارہویں کے موقع پر اہتمام کے ساتھ زائد روشنی کی جاتی ہے، جب کہ شریعت اسلامیہ میں کوئی بھی ایسی دینی مناسبت نہیں جس میں کبھی رسول اللہ ﷺ یا خلفاء وصحابہ نے معمول سے زائد روشنی کی ہو، کیونکہ دینی موقعوں پر گھروں، محلوں اور مساجد وغیرہ میں زائد روشنی کرنا اللہ کے بندوں اور نبی ﷺ کی امت کی علامت نہیں بلکہ آگ کے پجاری مجوسیوں کی شناخت ومنصوبہ بندی ہے کہ مسلمانوں کے رکوع وسجود غیر شعوری طور پر آگ کے لیے ہوں، جیسا کہ فقہ حنفی کے مشہور ومعروف محدث، فقیہ اور محقق عالم نے کہا کہ { أول حدوث الوقيد من البرامكة، وكانوا عبدة النار، فلما أسلموا أدخلوا في الإسلام ما يموهون أنه من سنن الدين، ومقصودهم عبادة النيران حيث ركعوا وسجدوا مع المسلمين إلى النيران، ولم يأت في الشرع استحباب زيادة الوقيد على الحاجة في موضع ---} (۳) اور قدیم زمانہ کے مشعل و چراغاں موجودہ زمانہ کے قمقموں (Bulbs) کی ترقی یافتہ شکلیں ہیں۔

----

(۱) سنن ابن ماجه، كتاب المناسک، باب قدر حصى الرمى، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما بسند صحیح (۲) جامع الترمذي، كتاب الأدب، باب كراهية قيام الرجل للرجل، بروایت انس رضی اللہ عنہ بسند صحیح (۳) مرقاة المصابيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب قيام شهر رمضان، بقول امام ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ

مشرکانہ عادت وجاہلانہ حرکت

گیارہویں کے موقع پر ہمارے بعض بے روزگار عزیز نوجوان، تعلیم، والدین کی خدمت اور مقصد حیات سے غافل سادہ لوح بچے راستہ چلنے والوں کو زبردستی روکتے ہیں، ان سے پیسے مانگتے ہیں اور پھر زبردستی کھانا کھلاتے ہیں، جب کہ اسلام میں بلاضرورت مانگنا حرام ہے، بلکہ لوگوں سے مانگنے کی وجہ سے قیامت کے دن مانگنے والے کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا نہیں رہے گا، جیسا کہ ارشاد نبوی ہے {مایزال الرجل یسأل الناس حتی یأتي یوم القیامة لیس في وجهه مزعة لحم۔۔۔}(۱)

جب بلاضرورت مانگنا ہی حرام ہے تو زبردستی اور ظلم وزیادتی کے ساتھ مانگنا بدرجہ اولی سنگین جرم ہوگا کیونکہ اللہ تعالی نے دین میں کسی قسم کی زبردستی نہیں رکھی ہے، کہ جیسا ارشاد ربانی ہے {لا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ}(۲) بلکہ راستہ روک کر نذرانے وصول کرنا تو سراسر اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت کی جاہلانہ حرکت ہے، اور اگر کوئی اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے معمولی سا نذرانہ بھی پیش کرے تو جنہم رسید ہوسکتا ہے جیسا کہ جلیل القدر صحابی سلمان رضی اللہ عنہ نے وضاحت فرمائی {دخل رجل الجنة في ذباب، ودخل رجل النار، مر رجلان علی قوم قد عكفوا علی صنم لهم، وقالوا: لا یمر علینا الیوم أحد إلا قدم شیئا، فقالوا لأحدهما: قدم شیئا، فأبی فقتل، وقالوا للآخر: قدم شیئا، فقالوا اقدم: ولو ذبابا، فقال: وأیش ذباب؟ فقدم ذبابا فدخل النار، فقال سلمان: فهذا دخل الجنة في ذباب، ودخل هذا النار في ذباب۔}(۳)

غیر مسلمین کی مذہبی مشابہت

گیارہویں کے موقع پر جھنڈوں پر پھول چڑھائے جاتے ہیں، جب کہ دینی مناسبتوں

---

(۱) صحیح البخاري، کتاب الزکاة، باب من سأل الناس تکثرا، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما (۲) البقرة / ۲۵۶
(۳) مصنف ابن ابی شیبہ بقول سلمان رضی اللہ عنہ بسند صحیح ج ۷ ص ۶۴۲ کتاب الجهاد باب (۸۵) ماقالوا في المشرکین یدعون المسلمین إلی غیر ماینبغي، أیجیبونهم أم لا؟ ویکرهون علیه۔

پر اسلام میں پھول کے استعمال کا تصور ہی نہیں ہے کیوں کہ شادی بیاہ، دکھ سکھ، اور کسی بھی دینی مناسبت پر پھول کا استعمال تو سراسر غیر اسلامی تہذیب ہے۔

اور جو شخص مذہبی اور دینی امور میں کسی اور سے مشابہت اختیار کرے گا تو وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا {لیس منا من تشبه بغيرنا} (۱) بلکہ وہ ان ہی غیر مسلموں میں سے ہوگا، کیوں کہ فرمان رسالت ہے، {من تشبه بقوم فهو منهم} (۲)

اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی اور رحمت کے فرشتوں سے دوری

گیارہویں کے موقع پر جھنڈوں کے پاس شیر کی تصویر بنائی جاتی ہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والوں پر لعنت بھیجی ہے، جیسا کہ فرمایا {لعن الله المصور} (۳) اور قیامت کے دن سنگین عذاب کی وعید سنائی ہے، (۴) اور تصویر کی وجہ سے رحمت کے فرشتہ بھی رک جاتے ہیں، (۵) اسی لیے شریعت نے ہمیں تصویریں بنانے کا نہیں بلکہ مٹانے کا حکم دیا ہے (۶)۔

اللہ تعالی نے انسان کو عقلمند مخلوق بنایا ہے اور یہ صاحب فہم انسان اگر باعمل مسلمان ہو تو اشرف المخلوقات ہو جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا {إِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ} (۷) اشرف المخلوقات مسلمانوں میں بھی اولیاء اللہ کا نمایاں بلکہ بہت بڑا مقام و مرتبہ ہے، {أَلاَ إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ لاَ تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ} (۸) لیکن اس کے باوجود شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے فرشتہ صفت ولی کے ساتھ درندہ صفت خونخوار حیوان کا تصور اور تصویر اولیاء اللہ کی شان میں نعوذ باللہ کہیں گستاخی اور

---

(۱) جامع الترمذي، كتاب الاستئذان والآداب عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في كراهية إشارة اليد بالسلام، بروایت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بسند حسن (۲) سنن أبي داود، كتاب اللباس، باب ما جاء في لبس الشهرة، بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بسند صحیح (۳) صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب مؤكل الربا، بروایت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ (۴) صحیح بخاری و صحیح مسلم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ (۵) صحیح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا (۶) صحیح مسلم بروایت علی رضی اللہ عنہ (۷) سورہ یونس/ ۶۲ - ۶۴ (۸) سورۃ البینۃ/ ۷

بے ادبی تو نہیں ؟

فرائض سے غفلت

گیارہویں کے موقع پر بعض لوگ راتوں میں جلسوں اور پکوانوں کا اہتمام کرتے ہیں لیکن فجر کی فرض نماز سے غفلت برتتے ہیں' جب کہ اللہ تعالی نے نمازوں کو بروقت فرض کیا ہے جیسا کہ فرمان الٰہی ہے { إِنَّ الصَّلاَةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً } (۱) اور اللہ عزوجل کو فرائض سے بڑھ کر تقرب اور ثواب حاصل کرنے کی کوئی شے محبوب نہیں ہے' لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ { وما تقرب إليّ عبدي بشيء أحب إليّ مما افترضت عليه۔۔۔ } (۲)

غیر اسلامی وضرر رساں عادت

گیارہویں کے موقع پر راستے روک کر جلسے منائے جاتے ہیں' شریف النفس' پڑھے لکھے' مصروف' وقت کے پابند' روزگار سے جڑے محنتی حضرات' چھوٹے بچوں' عمر رسیدہ بزرگوں' اور کمزور دل کے مریضوں کے لیے تکلیف دہ بلند آواز کے ساتھ موسیقی وفلمی نغموں کے طرز پر غیر متشرع بے ریش (داڑھی منڈے) تالیاں بجانے والے افراد کی قوالیاں لگائی جاتی ہیں جب کہ رحمن ورحیم بلکہ ارحم الراحمین رب کی جانب سے مبعوث رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے' { المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده۔۔۔ } (۳) کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ان جانی اراضی اور غیروں کی زمین پر ناجائز قبضے

گیارہویں کے موقع پر بعض لوگ دوسروں کی زمین پر یا گھر کے پاس جھنڈے لگاتے ہیں' یا بعض لوگ اپنی غیر قانونی ملکیت کو مذہبی آڑ میں محفوظ کرتے ہیں' اور بعض لوگ تو

----

(۱) سورۃ النساء/ ۱۰۳ (۲) صحيح البخاري' كتاب الرقاق' باب التواضع' بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (۳) صحيح البخاري' كتاب الإيمان' باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده' بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما

حکومت کی زمین پر ناجائز قبضہ کے لیے یا قبضہ کردہ زمین پر قائم رہنے کے لیے ملک کی ترقی اور سڑکوں کی توسیع میں رکاوٹ بنتے ہوئے گیارہویں کے جھنڈوں کا سہارا لیتے ہیں' جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' {من اقتطع شبرا من الأرض ظلما طوقه الله إياه يوم القيامة من سبع أرضين}(۱) یعنی جو کوئی ظلم وستم سے کسی کی بالشت بھر زمین لے گا تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے گلہ میں اس زمین کی طرح سات زمینوں کا طوق ڈالیں گے۔

گیارہویں باعث ثواب یا موجب عذاب ؟

اللہ تعالی نے ہر متقی مؤمن کو اللہ کا ولی قرار دیا ہے(۲) اس بناء پر متقی اہل ایمان میں سرفہرست انبیاء وصحابہ رہتے ہیں' لیکن ان اولین اولیاء اللہ کی یاد میں کبھی بھی سالانہ شکل میں پھولوں سے سجے نہ جھنڈے لگائے گئے اور نہ ہی ضرورت سے زائد روشنی کا اہتمام کرتے ہوئے مانگ کر سڑکوں پر کھانا کھلایا گیا' لہذا امکان کے باوجود جس کام کو دین سمجھتے ہوئے سلف صالحین نے نہیں کیا ایسا کام بدعت کہلاتا ہے' کیونکہ فرمان رسالت ہے'{كل محدثة بدعة' و كل بدعة ضلالة' و كل ضلالة في النار}(۳) یعنی (دین میں) ہر نیا کام بدعت ہے' اور (بلا کسی تفریق) ہر بدعت گمراہی ہے' اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے' نیز فرمایا{من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهو رد}(۴) جو کوئی ہمارے اس دین میں نیا کام ایجاد کرے جس کا دین سے کوئی تعلق نہ ہو تو وہ (قابل قبول نہیں بلکہ قابل) رد ہے' بعینہ ارشاد فرمایا{من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد}(۵) جو کوئی ہماری شریعت وسنت کے مخالف عمل کرے تو وہ عمل (اللہ کی بارگاہ میں مقبول نہیں بلکہ) مردود ہے' لہذا لوگ بدعت کو حسنہ سمجھنے لگیں تب بھی ہر بدعت گمراہی ہے' کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ {كل بدعة ضلالة وإن رآها الناس حسنة}(۶)

----

(۱) صحیح مسلم' كتاب المساقاة' باب تحريم الظلم و غصب الأرض وغيرها' بروایت سعید بن زید رضی اللہ عنہ
(۲) سورہ یونس/ ۶۲ - ۶۴ (۳) سنن النسائي' كتاب صلاة العيدين' باب كيف الخطبة' بروایت جابر رضی اللہ عنہ بسند صحیح
(۴) صحيح البخاري و صحيح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا (۵) صحيح مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا
(۶) المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي' باب من له الفتوى والحكم' والسنة لمحمد بن نصر المروزي' رقم الأثر ۶۷' والإبانة عن شريعة الفرقة الناجية ومجانبة الفرق المذمومة لابن بطة العكبري' باب ما أمر به من التمسك بالسنة والجماعة والأخذ بها وفضل من لزمها' و شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة للالكائي' سياق ما روي عن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم في الحث على التمسك بالكتاب والسنة وعن الصحابة والتابعين ومن بعدهم والخالفين لهم من علماء الأمة رضي الله عنهم أجمعين' وعلم أصول البدع لعلي الحلبي الأثري وغیرہ بقول ابن عمر رضی اللہ عنہما بسند صحیح۔

اور امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ {من ابتدع في الإسلام بدعة يراها حسنة فقد زعم أن محمدا صلى الله عليه وسلم خان الرسالة لأن الله يقول اَلۡيَوۡمَ أَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُم(۱) فما لم يكن يومئذ دينا فلا يكون اليوم دينا}

(۲) یعنی اگر کوئی دین اِسلام میں بدعت اِیجاد کرے اور اسے بدعت حسنہ سمجھنے لگے تو وہ شخص یقینی طور پر یہ دعوی کر رہا ہے کہ محمد ﷺ نے ۔نعوذ باللہ۔ تبلیغ رسالت میں خیانت کی' کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے میں نے آج تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے تو جو کام (جیسے عید میلاد النبی ' گیارہویں' فاتحہ' زیارت' چہلم' برسی' عرس۔۔۔) دین کی تکمیل کے دن' دین نہیں تھے وہ آج بھی دین نہیں ہو سکتے ہیں۔

غوث کا دامن

اولیاء اللہ کی تعظیم کے بعض دعویدار بہت ہی بے ادبی کے ساتھ گستاخانہ لہجہ میں نام کی ابتداء میں امام اور اختتام پر رحمۃ اللہ علیہ کہے بغیر کہتے ہیں کہ قیامت کے دن (غوث کا دامن نہیں چھوڑیں گے) جب کہ بروز محشر کسی کے دامن یا کسی اور لباس کا تصور ہی نہیں ہے' کیونکہ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔(۳)

واللہ أعلم' وصلی اللہ علی النبي وسلم۔

دعاء ہے کہ

اللہ تعالی ہم تمام کو دین کی صحیح سمجھ اور اس پر عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔

---

(۱) سورہ المائدہ/ (۲) الاعتصام للشاطبی بقول امام مالک رحمہ اللہ الباب الثاني في ذم البدع وسوء منقلب أصحابها ج/۱ ص/۴۹ (۳) صحیح البخاري' کتاب الأنبیاء' باب قول اللہ تعالی واتخذ اللہ إبراهيم خليلا بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

خلاصہ موضوع

☆ قرآن وحدیث میں اولیاء اللہ کی بڑی فضیلت ہے۔

☆ قرآن مجید کی رو سے ولی ہونے کے لیے (صحیح عقیدہ) ایمان اور (عمل صالح) اللہ کا تقوی لازم ہے۔

☆ حقیقی اولیاء اللہ کی کرامات کی تصدیق أهل السنة والجماعة کے اصول میں داخل ہے۔

☆ امام ابن قدامہ، امام ابن تیمیہ اور امام ذہبی رحمہم اللہ وغیرہ نے بھی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت، عظمت اور امامت کو تسلیم کیا ہے۔

☆ ایمان کی تعریف، عمل قبول ہونے کے شرائط، توحید ربوبیت، توحید الوہیت، اور توحید اسماء وصفات میں شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ صحابہ وتابعین اور سلف صالحین کا عقیدہ ہے۔

☆ بہت سارے ملفوظات وغیر ثابت کرامات شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہیں جو کسی مستند کتاب میں نہیں ہیں، بلکہ قرآن وحدیث اور خود شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیمات سے ٹکرانے والی ہیں۔

☆ گیارہویں شریف کی رسم میں بعض شرکیہ کام، بعض لعنت زدہ کام، دین میں غلو کے بعض کام، بعض کراہت والے کام، بعض غیر مسلموں سے مذہبی مشابہت والے کام، بعض جاہلانہ حرکتیں، اولیاء اللہ کی شان میں گستاخی، فرائض سے غفلت، اور غیروں کی زمین پر

ناجائز قبضے وغیرہ جیسے حرام کام ہیں جن کی دینِ اسلام نے بالکل اجازت نہیں دی ہے، جو کتاب وسنت کے ساتھ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کے بھی مخالف ہیں۔

فہرست مصادر ومراجع

۱ القرآن المجيد
۲ الإبانة عن شريعة الفرقة الناجية و مجانبة الفرق المذمومة لابن بطة العكبري
۳ إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة للإمام البوصيري
۴ أحسن التقاسيم في معرفة الأقاليم للمقدسي البشاري
۵ الاعتصام للشاطبي
۶ بجهة الأسرار و معدن الأنوار في مناقب الشيخ عبد القادر الجيلاني لنور الدين علي بن يوسف بن جرير الشطنوفي اللخمي المقرئ المصري
۷ تاج العروس من جواهر القاموس للزبيدي
۸ تبصير المنتبه بتحرير المشتبه لابن حجر
۹ تعريف بالأماكن الواردة في البداية و النهاية لابن كثير
۱۰ تفريج الخاطر في مناقب تاج الأولياء و برهان الأصفياء الشيخ عبد القادر لعبد القادر بن محيي الدين الإربلي
۱۱ تفسير ابن كثير لابن كثير
۱۲ تأريخ الإسلام للإمام الذهبي
۱۳ جامع الترمذي للإمام الترمذي
۱۴ جامع كرامات الأولياء ليوسف النبهاني الفلسطيني
۱۵ ذيل طبقات الحنابلة لابن رجب
۱۶ السنة لمحمد بن نصر المروزي
۱۷ سنن ابن ماجه للإمام ابن ماجه
۱۸ سنن أبي داود للإمام أبي داود
۱۹ سنن النسائي للإمام النسائي
۲۰ سِيَر أعلام النبلاء للإمام الذهبي
۲۱ شرح أصول اعتقاد أهل السنة و الجماعة للالكائي
۲۲ شرح العقيدة الطحاوية لابن أبي العز الحنفي

٢٣ شرف أصحاب الحديث للخطيب البغدادي
٢٤ الشيخ عبد القادر الكيلاني رؤية تأريخية معاصرة لجمال الدين الفالح الكيلاني
٢٥ صحاح الأخبار في نسب السادة الفاطمية الأخيار للإمام عبيد الله سراج الدين المخزومي الشامي
٢٦ الصحاح في اللغة للجوهري
٢٧ صحيح البخاري للإمام البخاري
٢٨ صحيح مسلم للإمام مسلم
٢٩ الطبقات الكبرى المسماة بلواقح الأنوار في طبقات الأخيار لعبد الوهاب الأنصاري المصري الشافعي المعروف بالشعراني
٣٠ علم أصول البدع لعلي الحلبي الأثري
٣١ الغنية لطالبي الحق عز وجل للشيخ عبد القادر الجيلاني
٣٢ الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي
٣٣ فتح الباري للحافظ ابن حجر
٣٤ الفتح الرباني والفيض الرحماني للشيخ عبد القادر الجيلاني
٣٥ فتوح الغيب للشيخ عبد القادر الجيلاني
٣٦ الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادي
٣٧ القاموس المحيط للفيروز آبادي
٣٨ كرامات الأولياء لأبي الفداء عبد الرقيب الإبي
٣٩ مجموع فتاوى ابن تيمية
٤٠ المدخل إلى السنن الكبرى للبيهقي
٤١ مرقاة المصابيح شرح مشكاة المصابيح لملا علي القاري الحنفي
٤٢ مستدرك الحاكم للإمام الحاكم
٤٣ مسند أبي يعلى لأبي يعلى الموصلي
٤٤ مسند الامام أحمد
٤٥ مسند الشهاب للقضاعي
٤٦ مصنف ابن أبي شيبة للإمام ابن أبي شيبة
٤٧ معجم البلدان للحموي
٤٨ المعجم الكبير للطبراني
٤٩ معجم مقاييس اللغة لابن فارس
٥٠ الموسوعة الفقهية الكويتية إصدار وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية بالكويت
٥١ النسبة إلى المواضع والبلدان للحميري

Shaik Abdul Qadir Jeelani

Rahmatullahaliah

&

Gyarhveen Shareef